

چاہتیں

از قلم صباح نور

قسط نمبر ۴

[illegible]

حیدر کو آج کوئی ضروری کام تھا فائزہ بیگم نے سارہ سے حیدر کے کپڑے تیار کروانے کے لیے کہا تھا حیدر آیا تو بیڈ پر کپڑے پڑے ہوئے تھے لیکن اس نے الماری سے دوسرا سوٹ نکالا اور چیخ کرنے چلا گیا سارہ آئی تو اسے دوسرے کپڑوں میں دیکھ کر اداس ہوئی لیکن اسے غصہ آیا آخر کب تک سہتی اسے تو اپنا جرم بھی معلوم نہیں تھا "سنیں" اس نے آواز دی لیکن حیدر نے انکور کیا "آپ سے کہہ رہی ہوں" "کیا ہے" حیدر نے تنگ آتے ہوئے کہا "آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں"

"کیسے"

"آپ کو پتہ ہے میں کیا کہہ رہی ہوں"

"مجھے نہیں معلوم"

"آپ ایسے کیوں ٹیٹ کر رہے ہیں کیوں مجھے تکلیف دے رہے ہیں"

"مجھے بات نہیں کرنی اس بارے میں"

"لیکن مجھے جاننا ہے آخر کیا قصور ہے میرا" سارہ اس کے مقابل کھڑی تھی حیدر نے باہر جانا چاہا لیکن سارہ نے راستہ روک دیا حیدر نے غصے سے اسے بازوؤں سے پکڑا اور اپنے نزدیک کیا "کیا پرالہم ہے تمہاری اگر بات نہیں کرنا چاہتا تو ضد نہ کرو" "لیکن مجھے جاننا ہے" سارہ بھی آج جواب لینا چاہتی تھی "نفرت کرتا ہوں میں تم سے سمجھی" "تو پھر شادی کیوں کی" "مجبوری تھی" "ایسی کیا مجبوری تھی" حیدر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ فائضہ بیگم کی آواز آئی "حیدر یہ کیسا شور ہے اور یہ کیسے بات کر رہے ہو بہو سے" "میری مرضی" حیدر نے جھٹکے سے سارہ کو چھوڑا اور باہر چلا گیا سارہ نے خود کمپوز کیا لیکن فائضہ بیگم نے اسے گلے لگایا تو سارہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی "امی میرے ساتھ یہ کیوں ہو رہا ہے کیوں مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں میرا کیا قصور ہے" وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی "چپ کرو بیٹا کچھ نہیں ہوا اللہ تعالیٰ ہے نہ" "وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں" سارہ نے پوچھا "بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے ابھی تم چپ کرو مجھے کچھ کام ہے رات کو میرے کمرے میں آنا ضروری بات کرنی ہے تم سے" فائضہ نے اسے تسلی دی "جی امی"

زل یونیورسٹی گئی تھی اور علیزے عالیان کے ساتھ کہیں جا رہی تھی لیکن جس بلڈنگ کے سامنے عالیان نے گاڑی روکی علیزے کو بولنے پر مجبور کر گئی "لالا یہاں کیا کام ہے" آج سے تم یہی کام کرو گی" کیا "علیزے کو حیرت ہوئی وہ بہت خوش ہوئی کیونکہ وہ کوئی اور نہیں خان کمپنی تھی یعنی باسل کی کمپنی اور یعنی روزانہ دشمن جان کا دیدار وہ خوشی سے چیخنا چاہتی تھی لیکن اب عالیان کے سامنے کچھ نہیں کر سکتی تھی علیزے اور عالیان اب باسل کے آفس کی طرف بڑھ رہے تھے "مسٹر لیٹیٹیوڈ بوائے ابھی کیا کر رہا ہوگا" علیزے نے سوچا "اور کیا کر رہا ہوگا آفس میں لوگ کام ہی کرتے ہیں میڈم" علیزے نے اپنی سوچ کو کہا اور آفس چلے گئے سامنے ہی باسل بیٹھا ہوا تھا "السلام علیکم لالا آئیں بیٹھے" باسل کھڑا ہو گیا "وعلیکم السلام کیسے ہو بھئی کام کیسے چل رہا ہے" "لالا کام تو اچھا چل رہا ہے" عالیان کے ساتھ علیزے بیٹھ گئی اور سامنے باسل "اچھا باسل کیا خیال ہے"

"جی لالا میں نے سی وی چیک کی ہے کافی ذہین ہے آپ کی بہن" "جی ماشاء اللہ" عالیان نے علیزے کی طرف دیکھا

"کل سے علیزے جوائن کر سکتی ہے لیکن کمپنی کے کچھ رولز ہیں اور اگر اس نے کچھ غلط کیا پھر مجھ سے شکوہ نہ کیجئے گا" باسل نے پروفیشنل انداز میں کہا جبکہ علیزے تو باسل کے منہ سے اپنا نام سن کر آسمانوں میں اڑ رہی تھی "مجھے پتہ ہے علیزے ایسا کچھ نہیں کریں گی ہے نا علیزے" عالیان نے علیزے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "ج۔۔جی لالا" علیزے نے ہڑبڑا کر کہا "اچھا تو کل سے نو بجے آنا ہے دیر نہیں ہونی چاہیے" باسل نے پہلے عالیان پھر علیزے کو دیکھا جس پر علیزے نے ہاں میں سر کو جنبش دی "اچھا صحیح ہے اب ہم چلتے ہیں" عالیان کھڑا ہو گیا "نہیں نہیں لالہ چائے کچھ لے نا" "نہیں پھر کبھی علیزے کو گھر چھوڑ کر جانا ہے کہیں ضروری کام ہے" جیسے آپ مناسب سمجھے "علیزے تو کسی اور ہی دنیا میں تھی جیسے ہی حویلی

پہنچی جلدی سے سارہ کے پاس گئی "بھابھی بھابھی کہاں ہے آپ " "کیا ہوا یہاں ہوں میں " وہ کپڑے سمیٹ رہی تھی " بھابھی میں آج اتنی خوش ہو کہ کیا بتاؤں " "کیوں لالانے پروپوز کر دیا کیا " سارہ ہنسی

"ہائے آپ کے منہ میں گھی شکر لیکن وہ دن بھی جلد آئے گا ابھی فی الحال تو ہوا کچھ یوں ہے کہ میں کل سے مسٹر لیٹیٹیوڈ بوائے کو روزانہ دیکھ پاؤں گی "

" او تو یہ بات ہے " "جی ہاں "

" اب یہ حال ہے تو جب رشتہ وغیرہ ہوگا پھر کیا ہوگا تمہارا " سارہ کی بات پر علیزے بیڈ پر بیٹھ گئی " بھابھی آپ کو معلوم ہے میں اس سے عشق کرتی ہوں مجھے ہر حال میں وہ چاہیے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اگر باسل مجھے نہ ملے تو میں مرجاؤنگی " علیزے نے مایوسی اور سنجیدگی سے کہا " چپ کر جاؤ پگلی ایسا مت سوچو جیسے سوچو گی ویسے ہی ہوگا " "لیکن بھابھی مجھے ٹینشن ہوتی ہے " "اچھا یہ بتاؤ کیا ہوتا ہے پھر تمہارا ٹینشن لینے سے کیا جو کچھ ہوگا وہ بدل جائے گا اچھا گمان رکھو اللہ ہے نادرہ جو تمہارے حق میں بہتر ہو وہی ہو اور باسل کو تمہارے لیے بہترین کریں " "آمین " سارہ نے کپڑے الماری میں رکھ دیئے " بھابھی شکریہ آپ کتنے اچھی ہے " "ویسے ایک بات بتاؤں " سارہ آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئی " جی بھابھی " "میری نند بھی بڑی اچھی ہے " اس نے مسکراتے ہوئے کہا " وہ تو مجھے معلوم ہے " اس نے بالوں کو جھٹکا دیا " بالکل "

زل، لائبرے اور پریشے کلاس کی طرف جا رہے تھے " تم دونوں جاؤ میں آتی ہوں " لائبرے نے کہا " ٹھیک ہے جلدی آنا " لائبرے گراؤنڈ کی طرف گئی جہاں علی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا " علی " لائبرے نے آواز دی " جی لائبرے " علی اس کی طرف آیا " یہ نوٹس لیں لے اور شکریہ اس کے

لیے "" نہیں کوئی بات نہیں آپ کے لیے کچھ بھی اور ہاں لائے کیا میں آپ کو آج کال کر سکتا ہوں ایک ضروری بات کرنی ہے " علی نے بتایا " جی ٹھیک ہے " لائے نے بھی ارادہ کر لیا تھا کہ آج وہ بھی اپنے دل کی بات کہہ دے گی اور چلی گئی چھٹی کے وقت زل اکیلے آرہی تھی تو باہر ہارون کھڑا تھا " ہائے ڈاکٹر یہاں کیا کر رہے ہو "" او بڑے لوگ کیا کر رہے ہیں یہاں " ہارون نے بھی کہا " ہم تو روزانہ یہی آتے ہیں آپ شاید لڑکیوں کو دیکھنے آئے ہیں " زل نے تنگ کیا " اچھا نجومی صاحبہ شکریہ بتانے کا "" لیکن ایسے تو آپ کو مشکل ہو جائے گا آنٹی کو بتاتی ہوں صبر کرو تمہارا بندوبست کر دے کہیں "" ہاں اگر تم راضی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں " ہارون نے شرارتی انداز میں کہا " ہیں۔۔ میں " زل کو جھٹکا لگا " جی "" میں یعنی زل شاہ اور آپ " زل نے انگلی سے پہلے خود کی طرف اور پھر ہارون کی طرف اشارہ کیا " جی ہاں آپ یعنی زل شاہ اور میں "" دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا "" ہاں آپ کے پیچھے "" بھاڑ میں جاؤ " زل شرم کے مارے چلی گئی " ٹھہر کی کہیں کا " زل گاڑی میں بیٹھ گئی لیکن دل سے ایک آواز آئی زل ہارون خان " اللہ اللہ یہ کیا سوچ رہی ہو زل " زل نے سر کو جھٹکا ہارون بھی لائے اور پریشے کو لیتے ہوئے چلا گیا

حیدر ابھی تک نہیں آیا تھا صبح سے ابھی فائزہ بیگم اور عاصمہ بیگم دادی کے ساتھ تھیں اور مرد حضرات باہر گئے تھے علیزے کل کی تیاری کر رہی تھی جبکہ زل بھی پیپرز کی تیاری کر رہی تھی سارہ حال میں گئی اور خواتین کے ساتھ بیٹھ گئی کچھ دیر بیٹھنے کے بعد فائزہ شاہ اور سارہ کمرے میں چلی گئی " اچھا بیٹا سنو میری بات غور سے سننا اور سمجھنا حیدر پہلے بہت ہی اچھا تھا سب کا خیال رکھنے والا محبت کرنے والا امن پسند تھا یونیورسٹی میں ایک لڑکی حیدر کو پسند کرتی تھی اچھی تھی حیدر کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا اس کا نام ملائکہ تھا مجھ سے بھی ملایا حیدر اس کا

بہت خیال رکھتا تھا وہ عورت کی عزت کرتا تھا عزت سے اسے گھر لانا چاہتا تھا لیکن اللہ جیسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت۔۔۔۔۔ ملائکہ کبھی کیا کہتی حیدر سے کبھی کیا مانو جیسے نوکر ہو ملائکہ کا حیدر کی عزت بھی وقت کے ساتھ ختم ہو گئی تھی اس کے لیے۔۔۔۔۔ وہ استعمال کرنے لگی تھی حیدر کو محبت کے پاکیزہ رشتے کے نام پر حیدر کو اس سے محبت تھی پہلی محبت کو لوگ خالص جذبے سے نبھاتے ہیں نئی چیز ہوتی ہے حیدر اسے کچھ کہتا تو ملائکہ چھوڑنے کی باتیں کرتی اور بیچارہ حیدر راتوں کو روتا رہتا میں اسے بہت سمجھاتی لیکن بات آگے کو نکل چکی تھی حیدر چاہتا تھا ہم ملائکہ کے گھر جائیں "فائضہ بیگم ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی سارہ کو بھی دکھ ہوا" حیدر نے ملائکہ کو بتایا اس نے شادی سے صاف انکار کیا یہاں ہمیں سمجھ آئی ملائکہ نے سب جھوٹ کہا تھا وہ محبت نہیں کرتی تھی اٹرکیشن تھا آج کل کی محبت لوگوں کو چہروں سے ہوتی ہے دولت سے اصل محبت تو روح سے ہوتی ہے جہاں کوئی غرض نہ ہو بس محبوب کی خوشی اہم ہوتی ہے لیکن لوگ کہاں سمجھتے ہیں آج کل محبت صرف خوبصورتی، جسم اور دولت ہے شادیاں بھی اسی بنا پر کرتے ہیں اور جب حاصل ہو جائے تو قدر نہیں کرتے ملائکہ نے بھی یہی کیا۔۔۔۔۔ جیسے ایک گندی مچھلی پورے تالاب کو گندھا کر دیتی ہے ویسے ہی عورت کی طرف سے بے وفائی کے بعد مرد کا عورت ذات پر سے بھروسہ اٹھ جاتا ہے اسی طرح ہی حیدر کے ساتھ ہوا ہے ملائکہ نے انکار کیا تو حیدر بالکل چپ چاپ ہو گیا اور راتوں کو روتا "اس وقت سارہ کو ملائکہ سے حسد ہونے لگا کہ بلا اتنا پیار کرنے والا مرد تھا لیکن ہائے رے اس کی قسمت ایک ہیرے کو کھو دیا کیا کبھی مجھ سے محبت کر پائے گا؟؟؟" مجھ سے حیدر کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور میں نے حیدر سے کہا کہ مجھے ملائکہ کے گھر لے چلیں اس کی منع کرنے کے باوجود میں چلی گئی لیکن ملائکہ نے مجھے اندر بھی جانے نہیں دیا نہیں دیا اور بے عزت کر کے واپس بھیج دیا حیدر کو معلوم ہوا تو اس نے ملائکہ سے ہر تعلق کو ختم کیا اور اکیلا رہنے لگا اسے اب کسی عورت پر اعتبار نہیں وہ شادی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن

میں کیا کرتی ماں ہوں میں نے اسے مجبور کیا میں نے اسے بہت سمجھایا وہ نہیں سمجھا اسے ڈر لگ رہا ہے بھروسہ کرنے سے بیٹی میں تمہاری گنہگار ہوں میں نے خود غرضی سے کام لیا اور تمہیں یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑا" فائضہ بیگم نے روتے ہوئے کہا "نہیں امی ایسی کوئی بات نہیں لیکن میں کشکش میں تھی حیدر ایسے کیوں کر رہے ہیں ""بیٹی میرے حیدر کو واپس لا دو اسے پیار کی ضرورت ہے توجہ کی ضرورت ہے تم بہترین ہو اس کے لیے حیدر بہت ہی خوش نصیب ہے جو اسے تم جیسی ہمسفر ملی ""امی میں پوری کوشش کروں گی اور دل سے یہ رشتہ نباؤں گی لیکن کیا وہ مجھ سے محبت کر پائیں گے" دل کی بات آخر زبان پر آ ہی گئی سارہ کے "جی ہاں بیٹا حیدر اگر زد کرے تو کوئی بھی اسے مجبور نہیں کر سکتا اس کا مطلب وہ بھی چاہتا ہے زندگی کو آگے بڑھانا ""امی میں پوری کوشش کروں گی "سارہ نے فائضہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا "شاہنشاہ میری بیٹی میں تمہارا ساتھ دوں گی " فائضہ نے ہاتھ کو تھپتھپایا

پریشہ نیچھے پھپھو اور مورے کے ساتھ تھی جبکہ رقیہ اور شہناز کچن میں تھی عریشان، صداقت اور ساجد خان باہر تھے باسل بھی آگیا تھا، ہارون بھی سب نیچے ہال میں تھے لائبرے بھی نیچھے آگئی تھی "پھپھو میں کیا سوچ رہی تھی "پریشہ نے باسل کو دیکھتے ہوئے کہا باسل سمجھ گیا اس کے متعلق کوئی بات ہوگی "پریشہ بی بی زیادہ سوچا مت کرو تمہارے صحت کے لیے اچھا نہیں ہے "پھپھو دیکھیں نا "پریشہ نے باسل کی شکایت لگائی "تم چھوڑو اسے بتاؤ کیا بات ہے ""پھپھو آپ کو نہیں لگتا آپ کے دونوں بیٹے بڑے ہو گئے ہیں ان کی شادی کرنی چاہیے "پریشہ نے باسل اور ہارون کو دیکھا "صحیح کہہ رہی ہو پریشہ" لائبرے نے بھی کہا "او بھائی مجھے تو دور ہی رکھو ان قصوں سے "باس نے صاف منع کیا "کیوں آپ شادی نہیں کریں گے "لائبرے نے پوچھا "میری مرضی "

"لالا آپ نہیں سمجھ رہے پریشے کیا کہنا چاہتی ہیں "ہارون نے باسل کو آنکھ مارتے ہوئے کہا "کیا" باسل نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا پھپھو، مورے، لائبہ اور پریشے بھی ہارون کو دیکھنے لگے "دیکھیں آپ سے بڑے کون ہیں عریشان لالا اور آپ سے پہلے عریشان لالا کی شادی پھر آپ کی پھر میری" ہارون نے کہا "اوووو" باسل نے قہقہہ لگایا " اور وہ اشارہ دے رہی ہے کہ میری شادی کروا دو" ہارون نے مزید کہا "استغفر اللہ میں نے ایسا کب کہا" پریشے تو پوری سرخ ہو گئی تھی "ہو پریشے مجھے بتا دیتی میں امی سے کہہ دیتی یا لالا سے" لائبہ نے بھی باسل اور ہارون کا ساتھ دیا "مورے انہیں دیکھے نا" پریشے نے مورے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "بس اب کوئی میری پوتی کو تنگ نہیں کرے گا آجا میرا بچہ" مورے نے پریشے کو بلاتے ہوئے کہا پریشے بھی خوشی خوشی سے چلی گئی لیکن اسے کیا معلوم آج اس کی خیر نہیں جب دادی نے پوچھا "بچے"

"جی"

"سچ میں شادی کرنی ہے" مورے کے کہنے پر سب نے ہنسا شروع کر دیا "مورے میں آپ سب سے ناراض ہوں" پریشے کچن چلی گئی سب ہنسنے لگے تھوڑی دیر بعد لائبہ بھی کمرے میں چلی گئی جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی فون بجنا شروع ہوا علی کا فون تھا اس نے یس کیا "السلام علیکم" دوسرے طرف سے آواز آئی "وعلیکم السلام"

"کیسی ہیں آپ"" جی ٹھیک آپ سنائیں" آپ کی آواز سننے کے بعد ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہوں" لائبہ کو کچھ ہوا "اچھا کیا کہنا چاہتے تھے آپ" "وہ میں اگر میں دوبارہ آپ کو پروپوز کروں تو آپ کا کیا جواب ہوگا" لائبہ کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہیں "دیکھیں آپ بہت اچھے ہیں" علی نے اسکی بات کاٹی "دیکھیں لائبہ مجھے برا نہیں لگے گا اگر نہ بھی ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے" "نہیں میں۔۔۔ میں بھی آپ کو پسند کرتی ہوں" لائبہ نے یہ الفاظ پتہ نہیں کیسے

کہہ دیے "سچ" دوسری طرف سے آواز آئی "بچ" لائبرہ ہنسنی اور وہ لوگ باتیں کرنے لگے نیچے
عرشمان، بڑے پایا، چھوٹے پایا سب آگئے تھے اور کھانا تیار تھا پر پریشہ لائبرہ کو بلانے آئی تھی
لیکن لائبرہ کو کسی سے بات کرتے ہوئے رک گئی وہ بہت ہنس رہی تھی "لائبرہ" پریشہ نے آواز
دی "ج۔۔۔جی" لائبرہ نے ہڑبڑا کر جواب دیا اور فون چھپا دیا "کس سے بات کر رہی تھی" وہ
میں آسیہ سے بات کر رہی تھی" لائبرہ نے جھوٹ بول کر کلاس میٹ کا نام لیا

"اچھا چلو کھانا تیار ہے سب انتظار کر رہے ہیں " "چلو چلتے ہیں" وہ چلیں گئے کھانا کھایا سب نے اور کام وغیرہ کر کے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے پریشے پانی کا جگ بھرنے کچن آئی جبھی آواز سنائی دی "کیا میں نے ٹھیک سنا ہے" "ج۔۔۔۔جی" پریشے نے نا سمجھی سے کہا "یہ کہ کسی کو شادی کرنی ہے" عریشان نے مسکراتے ہوئے کہا "نہیں تو آپ نے بالکل غلط سنا ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کہا" پریشے نے سرعت سے کہا "لیکن میں نے تو آپ کا نام نہیں لیا" عریشان نے شرارت سے کہا اور پریشے نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی "مجھے پتہ ہے لائبہ یا لالا نے کہا ہوگا آپ سے لیکن میرا مطلب وہ نہیں تھا" پریشے نے صفائی دی "تو کیا مطلب تھا "

"کچھ نہیں " پریشے جانے لگی لیکن عریشان نے پریشے کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور وہ

عریشان کے سینے سے جا لگی-----